سوال

(07) عذر کی بنیاد پر اسقاط حمل کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا سوال یہ کہ میری گود میں چار مہینے کی بچی ہے اور اب حمل ٹھر جانے کی وجہ سے میرے دودھ میں کمی آگئ ہے بچی کا پیٹ نہیں بھرتا بہت زیادہ پریشانی ہے تو کیا میں اپنے خاوند کے مشورے سے اسقاط حمل کرواسکتی ہوں کہ بچی کو اس پریشانی سے نجات دلاؤں۔ براہ کرم قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مطلوب ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رحم مادر میں جنین میں روح پھونکی جانے کے بعد اس کو ساقط کرنا ممنوع وناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا' ارشاد باری تعالی ہے :

وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَوْلَـٰدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَـٰقٍ ۳۱ سورۃ بنی اسرائیل' 31

اور تم تنگ دستی کے اندیشہ سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔

روح پیدا ہونے سے پہلے حمل ساقط کرنا بھی انجام کے لحاظ سے قتل کی مانند ہے' لہٰذا بلاوجہ یہ بھی ممنوع وناجائز ہی ہے۔

روح کب پیدا ہوتی ہے اس کے متعلق صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک وارد ہے :

«حدثنا عبداللہ حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الصادق المصدوق إن أحدکم تجمع في بطن أمه أربعين يوما ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يبعث اللہ إليه ملكا بأربع كلمات فيكتب عمله وأجله ورزقه وشقي أم سعيد ثم ينفخ فيه الروح» (صحیح بخاری شریف 'کتاب الانبیاء' حدیث نمبر: 3036)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا سچے مصدوق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقینا تم میں سے کوئی اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ کی شکل میں رہتا ہے' پھر چالیس دن منجمد خون کی شکل میں رہتا ہے' پھر چالیس دن لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اس کے پاس چار کلمات کے ساتھ ایک فرشتہ بھیجتا ہے' وہ فرشتہ اس کا عمل' اس کی عمر' اس کا رزق لکھتا ہے اور یہ لکھتا ہے کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت' پھر اس میں روح پھونکتا ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سو بیس (120) دن میں روح ڈالی جاتی ہے، روح پھونکے جانے سے پہلے جبکہ حمل منجمد خون کی شکل میں ہو یا لوتھڑے کی حالت میں ہو تو حمل ساقط کرنے کی گنجائش چند اعذار کی بناء پر ہو سکتی ہے' مثلاً ماں انتہائی جسمانی کمزوری سے دوچار ہے، حمل کا بوجھ برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتی یا حاملہ یا بچہ کی جان جانے کا خطرہ ہو یا دودھ کی کمی کی وجہ سے موجودہ بچہ کی جان کو خطرہ ہو اور شوہر معاشی اعتبار سے دودھ کے لئے کوئی اور انتظام نہ کر سکتا ہو۔ ان صورتوں میں ایک سو بیس دن کی مدت سے پہلے اسقاط حمل کی گنجائش اس وقت نکل سکتی ہے جب کہ کوئی ماہر ڈاکٹر یہ تجویز پیش کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص19

محدث فتویٰ